



نام کتاب : ضیاء نور نعتیہ گلہ ستم

نام شاعر : محمد آغا مجاہد علی زاہد قریشی حیدرآبادی

ناشر : آغا منصور علی قریشی

مکان نمبر 346.6.20 روپے لال بازار شاہ علی بندہ حیدرآباد

مکان نمبر 74.6.2.18 فلک ناطق قادری حیدرآباد

تعداد اشاعت : ایک ہزار

تاریخ اشاعت : ۲۱ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ ۱۹۹۷

کتابت : محمد یوسف علی

طباعت : اعجاز برہننگی پریس چھپتہ بازار حیدرآباد - ۲

ہدیہ : ۱۰ روپے

ترتیب : آغا زبیر علی قریشی - آغا داؤد علی قریشی - آغا شجاعت علی قریشی

تقسیم کار : سید خواجہ سعید الزماں فیض



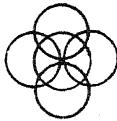
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## انتساب

گلدرست نعت ضیاء نور میں اپنے والدِ محترم حضرت محمد آغا داؤد علی  
قریشی مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ گلیم کے نام منسوب کرتا ہوں۔  
بارگاہِ خداوندی میں دستِ بے دغا ہوں کہ اللہ پاک اپنے حبیب  
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے طفیل مرحوم کو جوارِ رحمت  
میں جگہ عطا فرمائے۔

آمین۔ ثم۔ آمین

(زاہد قریشی) ۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ



# مخلص نامہ

لاکھوں درود و سلام اس پاک سستی پر جو باعثِ تخلیقِ عالم ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کے موقع پر ادارہ منصور پبلشرز حیدرآباد کے زیر اہتمام حیدرآباد کے مقبول عام شاعر جناب زاہد قریشی صاحب کا نعتیہ گلدستہ ضیاء اللہ کی اشاعت ہم دلی مت کر کا اظہار کرتے ہوئے پر خلوص مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

محمد شفیق صدرد  
ابن الحبیب احقر بانی

مجلس فروغِ اردو ادب  
دومہ قطر

# کلماتِ خیر

(بیرسٹر اسد الدین اویسی صاحب)  
رکن اسمبلی آندھرا پردیش

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَلِمَاتُ نَعْتِ (ضیائے نور) حیدرآباد کے حوالہ فخر شاعر جناب زاہد قریشی صاحب کا تیسرا مجموعہ کلام ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور اولیاء اللہ سے عقیدت کا ایک بہترین نمونہ ہے قابلِ مبارک یاد ہیں جناب زاہد قریشی صاحب جنہوں نے شریعہ و روز کی سیاسی مصروفیت کے باوجود کبھی اردو ادب کا دامن نہیں چھوڑا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو اپنے سینے میں چھپائے نعت گوئی کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کہ آج کا دور اُردو ادب کے لئے بڑا صبر آزماء دور ہے اُردو والوں کو بے شمار مصائب اور مشکلات کا سامنا ہے لیکن پولوگ اپنی دھن اور انداز کے پتے ہوتے ہیں وہ بہر حال کچھ کر گزرتے ہیں ضیائے نور کے شاعر زاہد قریشی اُن ہی میں سے ایک ہیں جو خادارِ راستوں کی پرواہ کئے بغیر اپنی منزلِ مقصود کی طرف بڑھنے پر یقین رکھتے ہیں اس سے قبل اُن کے دو مجموعہ کلام (احساں) اور (چشمہ فیض) شائع ہو کر مقبول و عام ہوئے ہیں جنکو اہل ذوق احباب نے بہت پسند کیا حوالہ سال شاعر کی حوصلہ افزائی بھی کی گئی نہ صرف آندھرا پردیش بلکہ بیرون ریاست کے ادبی جرائد میں بھی آپ کی شاعری اور مجموعہ (احساں) پر تعبیر سے شائع ہوئے زیرِ نظر کلمہ نعتیہ کلام پر مشتمل ہے جو اُن کے احساں و جذبات کا آئینہ دار ہے مجھے امید ہے کہ ناظرین ایسے پسند فرمائیں گے۔

بیرسٹر اسد الدین اویسی  
ایم۔ ایل۔ اے

## اعتراف

حیدر آباد کے جوال فکرت شاعر و مجلس اتحاد المسلمین کے سرگرم قائد جناب زاہد قریشی کا لغتہ  
گلرستہ (ضیائے نور) اس پاک اور مقدس ہستی اتقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی رحمت میں کہے گئے کلام کا مجموعہ ہے جنکو اللہ پاک نے رحمت العالین بنا کر عالم انسانیت  
کی رہنمائی کیلئے پیدا فرمایا اور اللہ نے آپ کو محبوب اور انبیاء علیہ السلام نے اپنا سردار کہا ہے  
آپ کی تعریف اور توصیف تو بلا کر بھی آسمانوں میں کرتے ہیں مبارک ہیں وہ اللسان  
حین کے قلب اللہ کے محبوب کی محبت میں سرسبز و شاداب ہیں۔

ضیائے نور کا میں نے گہرائی سے مطالعہ کیا ہے اس میں ایسے بے شمار اشعار موجود ہیں جو  
پڑھنے والوں کے دل و دماغ پر گہرا اثر چھوڑ جاتے ہیں میں یہ کہنے کے موقف میں ہوں کہ  
شاعر نے سمندر کوڑے میں بند کر دیا ہے اسکے مطالعے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ آج کی تیر  
جلسہ دینے والی گرم آنڈھیوں میں خوشنودار گھنی چھاؤں دینے والا ایک پودا لگا دیا گیا ہے  
جسکی ٹھنڈی اور مکی فضا سے روح کو ناز کی ملتی ہے زاہد قریشی نہ صرف سیاسی نہیں فکر رکھتے  
ہیں بلکہ انکو شعروادب سے گہرا لگاؤ اور اردو زبان سے الہانہ محبت بھی ہے زیرِ نظر لغتہ  
گلرستہ اس بات کا عملی ثبوت ہے یہ مختصر سا مجموعہ بہت سی خوبیوں کا حامل ہے امید ہے کہ اہل علم  
واہل ذوق حضرت ضیائے نور کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

ادب دوست محمد خواجہ پاشا

## حیدر باری تعالیٰ



ہر سو میں تیرے جلوے ہر سو ہے نور تیرا  
 آنکھوں میں ہے اُجالا دل میں ظہور تیرا  
 رنگت گلوں میں تیری کلیوں میں تیری خوشبو  
 پایا چمن چمن میں رنگ و سرور تیرا  
 حُسنِ جمالِ عالم ادنیٰ جھلک ہے تیری  
 دیکھا ہر ایک شے میں پر تو ضرور تیرا  
 شمس و قمر ہیں تجھ سے فرش و فلک تجھ سے  
 کوئین میں اُجالا پھیلا ہے نور تیرا

دیکھوں میں تجھ کو یارب ایسی نظر عطا ہو  
 ہو کے قریب تجھ سے زاہد ہے دور تیرا

## نعت شریف

گدا ہوں ازل سے درِ مصطفیٰ کا  
 سہارا ہے کافی حبیبِ خدا کا  
 مجھے ڈر نہیں ہے زمانے کے شر کا  
 میرے ہاتھ دامن ہے خیر الوریٰ کا  
 وہ رحمت لقب کا ملا ہے سہارا  
 نہ تھا کوئی دنیا میں مجھ بے نوا کا  
 خدا سے لئے ہیں وہ بخشش کا وعدہ  
 ہے احسان ہم پر یہ شہ انبیاء کا



خدا بھی ہے اُس کا خدائی بھی اُسکی  
 ہوا جو بھی زاہد حبیبِ خدا کا



زندگی کا سہارا مدینے میں ہے  
آمینہؓ کا دلارا مدینے میں ہے

رحمتوں کا نظارا مدینے میں ہے  
بے کسوں کا سہارا مدینے میں ہے

غم کے مارو چلو سو گوارو چلو  
کملی والا ہمارا مدینے میں ہے

نور ہی نور ہے وادیِ مصطفیٰؐ  
دیکھنے کا نظارا مدینے میں ہے

اتنے حیران ہو کیوں پریشان ہو  
بے سہارو سہارا مدینے میں ہے

اس زمیں پہ اگر دیکھنا ہے تمہیں  
قلم کا ہر نظارا مدینے میں ہے

جس پہ موتے ہیں زاہد ملائک و فدا  
سبز گنبد وہ پیارا مدینے میں ہے

شکلوں میں آفا کو اسلئے پکارا ہے  
ابتدا سے آدم کا ایت ہی سہارا ہے

انبیاء نے آ کے فرش جب سوارا ہے  
حق نے اپنے پیارے کو عرش اٹارا ہے

آپ کی ولادت پر ہر گول تھے بیت سارے  
آپ کو رسول اللہ ہر شجر پکارا ہے

کفر کے اندھیرے جب چھا گئے تھے عالم پر  
مثل آدمی حق نے نور کو اٹارا ہے

آپ کی رسالت کے ہیں گواہ سنگ و پتھر  
چاند ہو گیا ٹکڑے آپ کا اشارہ ہے

گر خدا کے ہونا ہے مصطفیٰ کے ہوجاؤ  
جو بھی اُن کا ہوتا ہے وہ خدا کو پیارا ہے

وہ جہاں میں آئے ہیں سب کے رحمتِ عالم  
اپنی بے بسی زاہد کب انھیں گوارا ہے

کرم کا ہوا گر ہم یہ اشارہ یا رسول اللہ  
سنور جائے مقدر یہ ہمارا یا رسول اللہ

تمہارے در کا صدقہ دونوں عالم کیلئے پس ہے  
مگر کچھ غل بھی جاننا ہے انا یا رسول اللہ

تمہارے در کی نسبت سے سلامت میری کشتی  
مجھے طوقاں بھی ہے اک کنارا یا رسول اللہ

اُسے کیا فک و تیا کی اُسے کیا خون محشر کا  
جیسے راس اُگیلے ہے غم تمہارا یا رسول اللہ

میں کتنا آدمی ہوں اور پھر میرا بھرم کتنا  
بھرم سارا تمہارا ہے تمہارا یا رسول اللہ

خوشی میں غم میں راحت میں غرض ہر ایک عالم میں  
مجھے ہے پس تمہارا ہی سہارا یا رسول اللہ

یہ خستہ حال تڑا ہد کی تمنا ہے میرے آفا  
بلاؤ اسکو قدروں میں خدا یا رسول اللہ

میں سے مصطفیٰ کا مقام اللہ اللہ  
 ہے بعد از خدا احترم اللہ اللہ  
 زمیں پہ محمد فلک پہ ہیں احمد  
 جبیں پہ فرشتوں کی نام اللہ اللہ  
 نہیں کوئی ہمسرد و عالم میں اُن کا  
 وہ ہیں انبیاء کے امام اللہ اللہ

نہ پہنچے گا کوئی بھی اُن کے قدم تک  
 ہے تو سین اُن کا مقام اللہ اللہ  
 سکوں عرش پایا ہے جنکے قدم سے  
 بیاں کیا ہو اُن کا مقام اللہ اللہ  
 لکھا جب قلم نے شنائے محمد  
 فرشتوں نے بھیجا سلام اللہ اللہ

مبارک ہو زائد تجھے نعت کہنا  
 مقدس ہو ہے کلام اللہ اللہ

مل ہی جائے گا مجھے صدقہ عطا سرکار کا  
میں فدا سرکار یہ ہوں اور گدا سرکار کا

کو نسا عالم ہے جو ان کے تعارف میں نہیں  
ساکے عالم ہیں خدا کے اور خدا سرکار کا

خاکِ طیبہ کیوں نہ مہکے باغِ جنت کی طرح  
قطرہ قطرہ ہے پسینہ جا بجا سرکار کا

رہنمائی کی ضرورت ان کو کب ہے جبریلؑ  
ہے خدا خود ابتدا سے رہنما سرکار کا

وہ تو ہیں ان کے روضے کا کوئی سایا نہیں  
گنبدِ خضر ابھی ہے ایک معجزہ سرکار کا

عرش پہ ان کے قدم ہیں فرش پہ تیری جبین  
کیا سمجھ میں آئے زاہد مرتبہ سرکار کا



مت پوچھئے کیا کیا ہے سرکار کی آنکھوں میں  
کوئینن کا نقشہ ہے سرکار کی آنکھوں میں

اک نور سراپا ہے سرکار کی آنکھوں میں  
اللہ کا جلوہ ہے سرکار کی آنکھوں میں

رُکن ہے کہاں تم کو جبریل آئیں دیکھو  
قوسین کا نقشہ ہے سرکار کی آنکھوں میں

جبریل آئیں ہوں یا رضوانِ عالیٰ بہشتی ہوں  
ہر ایک فرشتہ ہے سرکار کی آنکھوں میں

قوسین ہو یا سدۂ بہشت ہو یا محشر  
ان سب کا احاطہ ہے سرکار کی آنکھوں میں

آدم کی جبیں پر سے آیا ہے خبیث نک جو  
وہ نور چمکنے ہے سرکار کی آنکھوں میں

آفتانے اٹھایا ہے ہر راز کے پردے کو  
ہر راز کا پردہ ہے سرکار کی آنکھوں میں



جس نور کے قطرے سے اکٹھے ہووا روشن  
وہ نور کا دریا ہے سرکار کی آنکھوں میں

جس شے پہ نظر کی ہے کایا ہی پلٹ دی ہے  
کچھ ایسا اُجالا ہے سرکار کی آنکھوں میں

جس نور سے مل آئے زابد وہ شبِ اسیری  
وہ نور سراپا ہے سرکار کی آنکھوں میں



## قطعہ

ہو چکا ہے ختم ہر اک مرتبہ سرکار پر  
ابتدا سرکار سے ہے انتہا سرکار پر

آپ سا شانِ رحیم حق نے بنایا ہی نہیں  
خود بنایا ہو گیا خود ہی فدا سرکار پر



ہر سمت بڑھتے ہیں انوارِ مدینے میں  
رہتے ہیں میرے آقاؐ سرکارِ مدینے میں

سہاوتے ہیں اکہرم جس جا پہ فرشتوں کے  
محبوبِ خدا کا ہے دربارِ مدینے میں

دربارِ نبیؐ کیلئے دربارِ خرم کا ہے  
ہوتا ہے فدائی کا دیدارِ مدینے میں

طیبہ کے گلی کو چے جنت سے نہیں ہیں کم  
ہیں سارے جہانوں کے مختارِ مدینے میں

معراج کی شب جس نے بنیوں کی امامت کی  
سہتے ہیں رسولوں کے سردارِ مدینے میں

قربان نہ کیوں جائے دل گنبدِ خضرا پر  
اک طُور کا منظر ہے ہر بارِ مدینے میں

یارِ ب میرے ملنے کی صورت تو کوئی نکلے  
میں ہند میں رہتا ہوں سرکارِ مدینے میں

روتا ہوں تڑپتا ہوں اُمید پہ جیتا ہوں  
اک دن تو بلائیں گے سرکارِ مدینے میں



دردِ یارِ رسالت میں کہنے کی نہیں حاجت  
آجانا ہی کافی ہے ایک یارِ مدینے میں

طوقان و حوادث کا کیا ذکر یہاں زیادہ  
ہاں برق کی کہنتی ہے رفتارِ مدینے میں



فخرِ آدمؑ فخرِ موسیٰؑ حق کے دلیر آپؐ ہیں  
نورِ اولِ آپؐ ہیں مرسلِ آخرِ آپؐ ہیں

ہیں حبیبِ کبریا حق کے پیغمبرِ آپؐ ہیں  
یا محمدؐ مصطفیٰ بنیوں کے رہبرِ آپؐ ہیں

رہبرِ کلِ آپؐ ہیں محسنِ اکبرِ آپؐ ہیں  
بحرِ رحمتِ آپؐ ہیں ساقیِ کوثرِ آپؐ ہیں

آپؐ کا ہمسرا نہیں ہے دونوں عالم میں کوئی  
صاحبِ جود و عطا سید و سرورِ آپؐ ہیں

فکر ہو زیادہ کو کیوں بخشش کی روزِ حشر میں  
آپؐ کا رحمت لقب شافعِ محشرِ آپؐ ہیں

بُرا ہوا یا بھلا ہوا ہوں ؛ کرم سے جو بھی ہوا ہوا  
 درنہی کا گدا ہوا ہوں ؛ نہیں تھا کچھ بھی سوا ہوا  
 وہاں بھی اُن پہ یہاں بھی اُن پہ ؛ خدا ہوا تھا خدا ہوا  
 میرا بگڑنا ہے غیر ممکن ؛ درنہی کا بنا ہوا  
 اُنھیں کا دانہ اُنھیں کا پانی ؛ اُنھیں کے در کا پیلا ہوا  
 ہے اُن کے قدموں میں میری جنت ؛ اُنھیں کے رستے پُرا ہوا  
 اُنھیں کے ہاتھوں ہے میری بخشش  
 اُنھیں پہ زاہد خدا ہوا ہوں



خدا سے محبت کا زمینہ محمد ؛ کہ توحید کا میں سفینہ  
 زمانے کو سب کچھ ملا ہے تم ہی سے ؛ ہو تم رحمٰنوں کا قدیمہ  
 تمہارا میں ہو کے رہوں دور تم سے ؛ یہ جینا بھی ہے کوئی جینا  
 جہاں تم ہو بس ہے وہیں میری جنت ؛ نہیں خلد سے کم مدینہ  
 تمہیں دیکھ لینا ہی دیدارِ حق ہے ؛ کہ حق کا ہو تم آئینہ نہ  
 مصیبت میں ہوں اب کرم چاہتا ہوں ؛ میرا اب سہارا کوئی نہ  
 نہیں مجھ کو پرواہ زمانے کی زاہد  
 میری زندگی کا قرینہ محمد



شانِ حق نورِ خدا میں یا محمد مصطفیٰؐ

آپ فخرِ انبیاء میں یا محمد مصطفیٰؐ

مالکِ ہر دوسرا میں یا محمد مصطفیٰؐ

شافعِ روزِ جزا میں یا محمد مصطفیٰؐ

انبیاء کے پیشوا میں یا محمد مصطفیٰؐ

رہبرِ کل انبیاء میں یا محمد مصطفیٰؐ

بے کسو مجبور پہ سرکارِ ہوشیتمِ کرم

آپ ہی مشکل کشا میں یا محمد مصطفیٰؐ

آپ کا ہوتے ہوئے زاہد پھرے کیوں دردِ بد

آپ سب کا آسرہ میں یا محمد مصطفیٰؐ

## ○ قطعہ

سچ ہے کہ بہت کچھ ہے وہاں عرشِ بریں پر  
کرنا ہے فلکِ نامہ مدینے کی زمیں پر

کیا کوئی نہیں ہے میرے سرکار کے آگے

نعلین لے جاتے ہیں جو عرشِ بریں پر

یہ مانہ جلو میں گنہگار ہوں ؛ مگر مصطفیٰ کا پرستار ہو  
 ملائک نے سجدہ کیا ہے جیسے ؛ قسم ہے خدا کی وہ شہکار ہو  
 ہے بخشش کا وعدہ وہ جسکے لئے ؛ ازل کا وہ بندہ خطا کار ہو  
 وہ محشر میں دیکھو گے نسبت میری ؛ گنہگار بے شک گنہکار ہو  
 تجھے یارِ جنت ملے واعظا ؛ میں لطفِ نبی کا طلبکار ہو  
 محمدؐ کے در کا ہوں زاہد گدا  
 گدا ہوں گدائی میں سرشار ہوں



محمدؐ وہ پیارے محمدؐ ؛ محمدؐ ہمارے سہارے  
 محمدؐ خدا سے خدا کے محمدؐ ؛ محمدؐ خدا کے ہیں پیارے  
 محمدؐ وہ ہیں عرشِ اعلیٰ کے تارے ؛ محمدؐ حلیمہؓ کے پیارے  
 محمدؐ کا صدقہ یقیناً ملے گا ؛ محمدؐ کے عاصی پکارے  
 یہ روزِ ازل میں ہی طے ہو چکا ہے ؛ محمدؐ کے ہم ہیں ہمارے  
 تصور میں روضہ جدائی کے لمحے ؛ بھلا کوئی کب تک گزاریے  
 محمدؐ سے روشن ہوتے سارے عالم  
 یہ عالم کو زاہد سنو ارے محمدؐ



مترتاج انبیاء ہیں صلّ علی محمد  
رہبر ہیں رہنما ہیں صلّ علی محمد

وہ سب کا آسرا ہیں صلّ علی محمد  
محبوبِ کبریا ہیں صلّ علی محمد

عالم کی ابتداء ہیں صلّ علی محمد  
بنیوں کی انتہا ہیں صلّ علی محمد

وہ نور ہیں سرِ آسایا نہیں ہے جب کا  
انوارِ کبریا ہیں صلّ علی محمد

یوں تو نبیؐ بہت ہیں عیسیٰؑ ہویا ہوموسیٰؑ  
یہ سب کا آسرا ہیں صلّ علی محمد

جبریلؑ رک گئے اور ان کا سفر ہے جاری  
اللہ ہی صلنے کیا ہیں صلّ علی محمد

نہاد وہ روزِ محشر ابرِ کرم بنے گئے  
مختار دوسرا ہیں صلّ علی محمد



آپ اپنے نور سے حق نے کیا روشن چراغ  
عرش و کرسی نہ تھے تھے مصطفیٰ روشن چراغ

ہیں حبیب کبریا کے نقش پیر روشن چراغ  
جن سے طیبہ کا ہر اک ذرہ ہوا روشن چراغ

انبیاء کی بھی حبیب روشن رہی سکرار سے  
ہیں ازل ہی سے محمد مصطفیٰ روشن چراغ

ماہ و انجم آپ کے انوار کی ادنیٰ مثال  
ہے چراغ نور کی ہر اک صیاء روشن چراغ

آپ کی ذات مقدس مرکز انوار ہے  
چھو لیا قبول کو جس نے ہو گیا روشن چراغ

اُن کی شیر کا روگے کونسا لمحہ بیاں  
لمحہ زندگی کا رہنما روشن چراغ

وہ نہ تھے تو کچھ نہ تھا جیت ہوئے سب کچھ ہوا  
آنکھ آدم کی کھولی اور دل ہوا روشن چراغ

صحابہؓ و اولیاءِ خواجہؒ قطبِ ابدالؒ غوثؒ

آپؑ سے کئے ہوئے ہیں جا بجا روشن چراغ

نما قیامت دینِ حق فاعلم ہے گا آپؑ سے

سلسلہ در سلسلہ ہیں اولیاءِ روشن چراغ

دورِ ظلمت کیوں نہ ہو زاہد ضیاءؒ سے

ہیں محمد مصطفیٰؐ کے نقشِ پا روشن چراغ



یارب مجھے دکھا دے نور الوریٰ کا روضہ

نور الہدیٰ کا روضہ بدرالدجیٰ کا روضہ

کہتے ہیں باغِ جنتِ طیبہ کی ہی گلی ہے

دیکھوں نظر سے اپنی صل علیٰ کا روضہ

منظر ہے روشنی کا برساتِ رحمتوں کی

طیبہ کی سرتز میں پیرِ شمس الضحیٰ کا روضہ

ہو جاتے زندگی میں اٹنا کرم الہی

سجڑے میں ہو میرا سر ہو مصطفیٰ کا روضہ

جو بھی گیا وہاں سے آکے یہی کہا ہے

جنتِ کلبہ ہے نظارِ صل علیٰ کا روضہ

ہوگی ہر ایک مشکل آسان زندگی کی

دیکھوں گاجب نظر بھر مشکل کشا کا روضہ

ہر اک قدم پہ تباہِ سجدے کیا کروں گا

آجائے سامنے جب خیر الوریٰ کا روضہ





یہ مانہ نہیں در پہ آنے کے قابل  
مگر میں نہیں بھول جانے کے قابل

میرا حال تو ہے سنانے کے قابل  
میرے زخمِ دل میں دکھانے کے قابل

میرے دل نے سب کچھ عیاں کر دیا ہے  
نہیں کچھ بھی تم سے چھپانے کے قابل

کیسے میں پکاروں کیسے میں سناؤں  
درِ مصطفیٰ ہے سنانے کے قابل

پھروں کب تلک در بدر یا محمدؐ  
بناؤ مجھے در پہ آنے کے قابل

ازل ہی سے ہوں میں فدائے محمدؐ  
نہیں نار مجھ کو جلانے کے قابل

مدد کیجئے اب مدد کی گھڑی ہے  
یہ زاہد نہیں آزمانے کے قابل

لیوا ہوں نام آپ کا سرکار دیکھنا

جانب میری بھی سید ابرار دیکھنا

بس اک نظر ہے آپ کی کافی میرے لئے

مخلج کوئے مالک و مختار دیکھنا

بس آپ کے سوا کسی کی نہیں ہے اس

عہی ہوں آپ کا میرے سرکار دیکھنا

طیبہ کی سرزمین پہ بلا لیجئے حضورؐ

مجھ کو بھی ہو نصیب وہ دربار دیکھنا

زاہد سیاہ کار گنہگار ہے بہت

چھوٹے نہ حشر میں یہ خطا کار دیکھنا

## قطعہ

نام لیجئے مصطفیٰؐ کا بادریؑ

ہیں شفیع خیر الوریؑ رحمت لفتی

ہم سے کیا توصیف ہو سرکارؐ کی

ہیں محمدؐ مصطفیٰؐ محبوبؑ رب

دیوانہ محمدؐ کا جاننا ہے خدا حافظ

اب خاکِ مدینہ کو چھونا ہے خدا حافظ

وعدہ ہے محمدؐ کا گراں کی زیارت ہو

محشر میں شفاعت کو آؤا ہے خدا حافظ

دربارِ رسالت کا ہماں ہوا ہے دل

آنکھوں میں محمدؐ کا رشتہ ہے خدا حافظ

اب گنبدِ خضرا کا منظر ہے نگاہوں میں

اب جانبِ طیبہ کو جانا ہے خدا حافظ

ہنستے ہو بھلا کیوں کر غربت پہ میری لوگو

مجھ جیسے غریبوں کا اللہ ہے خدا حافظ

قسمت سے تجھے زاہد کعبے کی زیارت ہو

دنیا کا ٹھکانہ کیا جانا ہے خدا حافظ





رتج کوئی نہ اب کوئی غم ہے ؛ لب پہ شکواہ نہ آنکھ پر غم ہے  
 دل کا میرے عجیب عالم ہے ؛ اب خوشی ہے خوشی نہ غم غم ہے  
 لب پہ نام حبیب پیہم ہے ؛ دل میں یادِ رسول اکرم ہے  
 دل کے لٹنے کا اب کسے غم ہے ؛ عشق احمد میں زندگی ضم ہے  
 دونوں عالم میں کیا مجھ کم ہے ؛ مجھ پہ آفا کا لطف پیہم ہے  
 یاد احمد نہ پوچھئے کیا ہے ؛ زخمِ دل کی دوا ہے مرہم ہے  
 نام مشکل میں لیجئے اُن کا ؛ اسمِ آفا ہی اسمِ اعظم ہے  
 دین کا اُن کی پوچھنا کیا ہے ؛ لینے والے میں حوصلہ کم ہے  
 جسم کیا ہے یہ خاکِ آدم کی ؛ نور احمد سے سانس ہے دم ہے  
 اُن کا دامن مرے لئے بس ہے ؛ کیا ہو اگر زمانہ برہم ہے  
 اُن کی عظمت کو کوئی کیا جلانے ؛ زیرِ پا جن کے عرشِ اعظم ہے

وہ درِ مصطفیٰ ہے اے زاہد

دونوں عالم کا سر جہاں خم ہے



ہوں فرشِ نشیں نعت کہوں عرشِ نشیں کی  
ہے مجھ پہ کرم اور عطا نورِ مبیں کی

ہے کوئی کہاں جس کا ہو قوسین پہ سجدہ  
یہ شان فقط شان ہے محبوبِ مبیں کی

تعلین سے وہ جنکے قرارِ عرش کو آیا  
عظمت ہے فقط گنبدِ خضرِ اکمل کی

بشرِ ب کی تریں ہے یہ نہیں جنتِ رضوانؑ  
آتی ہے یہاں دیکھ مہکِ عرشِ بریں کی

ہے دور کہاں گنبدِ خضرِ اکمل مجھے تابد  
ہر حال میں ہے مجھ پہ نظرِ سرورِ دین کی

## قطعہ

مایوس کسی کو بھی سرکار نہیں کرتے  
فریاد کسی کی وہ بیکار نہیں کرتے

رحمت ہے لقبِ ان کا مختارِ دو عالم ہیں  
سائل کو کبھی خالی مختار نہیں کرتے

سچ ہے کہ بہت کچھ ہے وہاں عرش بریں پر  
 کرتا ہے فلک نازِ مدینے کی زہیں پر  
 ہجرت کا دیا حکم مدینے میں بلایا  
 احسان ہے اللہ کا طیبہ کی زمیں پر  
 کیا کوئی نہیں ہے میرے سرکار کے آگے  
 نعلین لئے جلتے ہیں جو عرش بریں پر  
 کس درجہ محبت ہے محمدؐ سے خدا کو  
 لکھا ہے یہی نام فرشتوں کی جبین پر  
 طیبہ کی ملے خاک تو آنکھوں میں لگا لوں  
 پھر سر پہ رکھوں یا میں رکھوں نئی جبین پر  
 زاہد مجھے قسمت سے ملا ہے وہی دامن  
 آدمؑ کا وکیلہ جو بنا عرش بریں پر



نہیں ہے مجھے مال و زر کی ضرورت  
دُعا کو ہے کافی اشتر کی ضرورت

چلا جاؤں اُڑھ کے جو سوتے مدینہ  
مجھے ہے ضرورت تو پیر کی ضرورت

کہاں اُن کے جلوے کہاں میری نظریں  
نظر کو بھی ہے اک نظر کی ضرورت

درِ مصطفیٰؐ اسے ہی مطلب ہے سارا  
گدا کو ہے دانٹ کے در کی ضرورت

علاجِ محبت دواؤں سے کیا ہو  
ہے بیمار کو اب نظر کی ضرورت

گٹا دے تو آغا پہ گھر بار زآہد  
نہیں ہے مسافر کو گھر کی ضرورت



میرے دل میں ہیں محمدؐ میری آنکھ میں مدینہ  
 لہے خوف کیوں کسی کا مجھے اگیلہ ہے عینہ  
 میں چلا ہوں سوئے طیبہ میں مجھ کو خوفِ طوقال  
 وہیں تھم گئے ہیں طوقال جہاں چل پڑا سفینہ  
 میرے حال یہ نظر ہے میرے مصطفیٰؐ کی ہر دم  
 میری آنکھ سے تو دیکھو کہاں دور ہے مدینہ  
 یہی میری آرزو ہے کروں جاں ان یہ صدقہ  
 یہی راز زندگی ہے یہی کچھ ہے میرا جینہ  
 میں غلامِ مصطفیٰؐ ہوں مجھے غم نہیں ہے تباہ  
 کہ ہے یادِ مصطفیٰؐ کی میری زیستِ کافرینہ





جیبِ خدا وہ جو پیارے نبیؐ ہیں ؛ ہمارے نبیؐ وہ ہمارے نبیؐ ہیں  
 میں جس پہ نازاں فلک جس پہ صدقے ؛ وہی عرشِ اعلیٰ کے تارے نبیؐ ہیں  
 دُعاؤں میں روشن انھیں کی ضیائے ؛ کہ نورِ خدا وہ ہمارے نبیؐ ہیں  
 یہ ہیں نورِ اولِ نبیؐ آخری ہیں ؛ وہ ہم عاصیوں کے سہارے نبیؐ ہیں  
 یہ نختِ جگرِ آمینہ کے ہیں پیارے ؛ حلیہ کی آنکھوں کے تارے نبیؐ ہیں  
 یتیموں کو اپنے گلے سے لگایا ؛ بنے بے کسوں کے سہارے نبیؐ ہیں  
 دُعاؤں کے مالک چٹائی ہے بستر ؛ غریبی میں ایسے گزاریے نبیؐ ہیں  
 بدی بد عا دشمنوں کے بھی حق میں ؛ دُعاؤں سے اُن کو سنوائے نبیؐ ہیں

تجھے فکر و غم کوئی زاہد ہو کیوں کر

جیبِ خدا جب ہمارے نبیؐ ہیں

دیتا ہوں زمانے کو وہ نعت کی صورت میں  
 جو میں نے جہک پائی گُزارِ رسالت سے

زاہد قریشیؒ

## مَقَامِ نَبَوْت

بشر میں کہاں ہے وہ فہیم و بصیرت  
خدا قدر ہی جانے مقامِ نبوت

نبیؐ اور مرسلؑ تو آئے بہت ہیں  
مگر کس نے جانا رسولؐ کی عظمت

صفیٰ بن کے آدمؑ جو آئے جہاں میں  
خلیلؑ آگئے بن کے کعبہ کی حرمت

جب آتے زبجؑ تو زمانے نے جانہ  
کہ ہے قرضِ بندے یہ حق کی اطاعت

گئے طور پر جب وہ حضرت کلیمؑ  
جلا طور حق کی کھلی اک حقیقت

غرض ہر نبیؐ آئے اُمت کی خاطر  
ملی ہر نبیؐ سے بشر کو نصیحت

میکر مصطفیٰؐ جب کہ آئے زمیں پر  
ہوا ظلم کا فورہ ہوتی دور ظلمت

مٹائی دلوں سے کدورت و نفرت  
ہوئی ہر بشر کو بشر سے محبت

زمانے میں رحمت لقب بن کے آئے  
مٹا اُن کے قدموں سے دورِ جہالت

یتیموں کو اپنے گلے سے لگائے  
بنے بے کسوں کے لیے آپ رحمت

شفاعت کریں گے وہ محشر میں زاہد  
ہوئی آپؐ پہ ہے جو ختم نبوتؐ



## معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

زیں تافلک نورِ معراج کی شب و تھا ہر ذرہ اک طُورِ معراج کی شب  
 تھا عالم کا عالم اُجالا اُجالا و فرشتے تھے مسرورِ معراج کی شب  
 ملائک محمد کا نغمہ سرا تھے و نہ تھا کوئی رنجورِ معراج کی شب  
 یہ بُراق کی خوش نصیبی تھی و نہ کہاں عرش تھا دورِ معراج کی شب  
 گیا نورِ خود جسم و تغلیں کے ساتھ و تھا سب نور ہی نورِ معراج کی شب  
 وہ پہنچے نبی جو سرا مکاں تک و میلا نور سے نورِ معراج کی شب  
 کسی طرح محبوب کو تھا بلانا و ہوا حق کو منظورِ معراج کی شب  
 نبی نے جو چاہا ہوا امت کی بخشش و کیا حق نے منظورِ معراج کی شب

ہوئی حق و باطل کی پہچان تباہ  
 ہوا ظلم کا نورِ معراج کی شب



# سَلام بِحَضْرَةِ خَيْرِ الْاَنَامِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نورِ کُل کی ضیاء تم پہ لاکھوں سلام و شانِ ربُّ العٰلَم تم پہ لاکھوں سلام  
 سب رسولوں سے برتر جو اعلیٰ ہوئے و وہ رسولِ خدا تم پہ لاکھوں سلام  
 نور وہ جس کا ہر سوا جالا ہوا و نورِ حق مصطفیٰ تم پہ لاکھوں سلام  
 جن کی خاطر بنے ہیں یہ کون و مکال و وہ حبیبِ خدا تم پہ لاکھوں سلام  
 زینتِ عرش ہیں اک تمہارے قدم و تم سے حق نے کہا تم پہ لاکھوں سلام  
 وہ کہ جس پہ ہوئی ہے نبوتِ تمام و خاتم الانبیاء تم پہ لاکھوں سلام  
 پیشوائے نبوت وہ امی لقب و سرورِ انبیاء تم پہ لاکھوں سلام  
 دور دنیا سے باطل کے فتنے ہوئے و تم سے خیر الوری تم پہ لاکھوں سلام  
 دو جہاں کے لئے آپ رحمت ہوئے و رحمتِ کبریا تم پہ لاکھوں سلام  
 کون ہے اب ہمارا تمہارے سوا و مصطفیٰ مصطفیٰ تم پہ لاکھوں سلام  
 سُنئے سُنئے ذرا یا حبیبِ خدا و بے کسوں کی دعا تم پہ لاکھوں سلام  
 غامبیوں پہ ہو آفتِ نگاہِ کرم و ہادیٰ با خدا تم پہ لاکھوں سلام

تراہد رخصتہ جال دے رہا ہے خدا

مالکِ دوسرا تم پہ لاکھوں سلام



# درمداح شہید کربلا حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام

ہیں پیکر یقین و حق کی رضا حسینؑ  
سر کو کٹا کے دے گئے درسِ بقا حسینؑ

آیا بھنور کی زد میں سفینہ جو دین کا  
میدانِ کربلا میں ہوئے ناخدا حسینؑ

قتلِ حسینؑ کیا ہے زوالِ یزیدیت  
ناحشر حق کے واسطے ہیں رہنما حسینؑ

آلِ رسولؐ دشت میں ترسی ہے آب کو  
اس سے بڑا کہاں ہے کوئی سانحہ حسینؑ

دریا کی کیا مجال جو پانی نہ دے تمہیں  
ہے صبر کی مثال جو تم نے دیا حسینؑ

خونِ حسینؑ سے ملی اسلام کو حیات  
اسلام کا چراغ ہیں حق کی ضیاء حسینؑ

تڑپ کو یوں تو رنج و الم ہیں سوا حضورؐ  
لیکن ملال آپؐ کا سب سے جدا حسینؑ

# حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

غوثِ اعظم وارثِ خیر الوریؑ کا نام ہے  
غوثِ اعظم نورِ احمد کی ضیا کا نام ہے

غوثِ اعظم پیرِ کامل رہنما کا نام ہے  
غوثِ اعظم مظہرِ حق باخدا کا نام ہے

اُن کا شیدا ایک زمانہ پیرِ ہنِ روشن ضمیر  
غوثیت کیلئے عطاءِ مصطفیٰ کا نام ہے

جانشینِ مرتضیٰ ہیں پیشواۓ اولیٰ کا  
غوثِ اعظم تاجدارِ اولیا کا نام ہے

نام سے اُن کے اُکھڑ جاتے ہیں بطل کے قدم  
غوث وہ باطل شکن مردِ خدا کا نام ہے

ایک چراغِ معرفت سے کتنے روشن ہیں حُرّان  
غوثِ اعظم شمعِ عرفاں کی ضیا کا نام ہے

کیا سمجھ پائیں گے زاہد کچھ فہم اُن کا مقام  
غوث تو غیبِ شکن کی ایک ادا کا نام ہے



# مدحتِ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

وہ دل روشن ہے جس میں ہے محبتِ غوثِ اعظم کی  
 خدا والے ہی سمجھے ہیں حقیقتِ غوثِ اعظم کی  
 نہیں آسان مل جانہ علیٰ ضحکا یہ گھرانہ ہے  
 نصیبوں سے ملا کرتی ہے نسبتِ غوثِ اعظم کی  
 مجھے کیا فکر دنیا کی مجھے کیا خوفِ محشر کا  
 نبوتِ مصطفیٰ کی ہے ولایتِ غوثِ اعظم کی  
 لکھوں جب منقبت اُن کی قلم چلن لہے بجلی سا  
 ہے شانِ خاں یہ مجھ پہ عنایتِ غوثِ اعظم کی  
 کہاں اتنی رسائی تھی ہماری غوثِ تمک زاہد  
 ملی ہے پیر کے صدقے محبتِ غوثِ اعظم کی





## منقبت

خواجہ ہند حضرت خواجہ محسن الدین حسن سنخری حسینی رحمۃ اللہ علیہ

خدا را کیجئے نظر کرم غریب نوازؒ    و کہ آپؒ ہی تو ہیں میرا بھرم غریب نوازؒ  
 سنا ہے بستی ہے بگڑی یہاں غریبوں کی    و غریبے ہیں یہ تمہارے ہو تم غریب نوازؒ  
 جبین خم ہے میری آستنانے عالیہ    و دکھاؤ آپ کے نفش قدم غریب نوازؒ  
 نہ کوئی غیرہ اپنا نہ فرق شاہ و گدا    و ہے سب آپ کی نظر کرم غریب نوازؒ  
 یہ خاک ہند نے پائی نجات ظلمت سے    و پڑے جبا آپ کے اس پہ قدم غریب نوازؒ  
 پکارتا ہے وہی دم بدم غریب نواز    و جیسے ہیں حد سے سوانح و غم غریب نوازؒ  
 دیا ہے آپؒ نے شاہوں کو رہبری کشتور    و ملے ہیں آپ سے ظلم و ستم غریب نوازؒ  
 ہے کون کس کو دکھاؤں تمہارے ہوتے ہوئے    و یہ میرے نوح و الم درد و غم غریب نوازؒ

غلام آپ کا زاہد نظر کا ہے محتاج

ملے ہیں اس کو بہت نوح و غم غریب نوازؒ

# حضرت خواجہ معین الدین حسینی اجمیری

نبیؐ کے ہیں نورِ نظر آپؐ خواجہؒ  
علیؑ کے ہیں لختِ جگر آپؐ خواجہؒ

علیؑ بھی ادھر ہیں نبیؐ بھی ادھر ہیں  
خدا کی قسم ہیں جدھر آپؐ خواجہؒ

زمانہ ہوشیار نہ کیوں اُس نظر کا  
جیسے آگئے ہیں نظر آپؐ خواجہؒ

اُسی کی نظر بن گئی ہے میما  
ہے جس کے پیشِ نظر آپؐ خواجہؒ

نگاہوں میں گنبد کا منظر ہے پیارا  
تصور میں آٹھوں پہر آپؐ خواجہؒ

مجھے بے سہارا نہ سمجھے زمانہ  
درا دیکھ لینا ادھر آپؐ خواجہؒ

غریبوں کے مولس غریبوں کے ہدم  
یہ زاہد کی لیجئے خبر آپؐ خواجہؒ



## حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الہی

اندازہ کہاں لوگو کچھ اُن کی رسانی کا  
ہر شے یہ تصرف ہے محبوب الہی کا

سر اُن کے ہی روضے پر خیم ہوتے ہیں شاہوں کے  
محتاج زمانہ ہے سب اُن کی گدائی کا

دہستی ہے خیر اُن کو کہنے کی ضرورت کیا  
دربار الہی میں کیا ذکر تباہی کا

گنبد پر تیری خواجہ جھڑپ ہے فرشتوں کا  
دربار تیرا ہے یا جلوہ ہے خدائی کا

روٹا ہے تو کیوں زاہد آنکھوں میں نمی کسی  
ہے سر پہ تیسے سایا محبوب الہی کا



## منقبت

خواجہ دکن شہزادہ خواجہ سید محمد محمد حسین بنده نواز گیسو دراز

روضہ ہے پیارا پیارا بندہ نواز خواجہ و ہے نور کا نظار بندہ نواز خواجہ  
بخشتی ہے تم نے عظمت ارض دکن کو آفا و احسان ہے تمہارا بندہ نواز خواجہ  
چشتی کے اک فلک پہ چمکے کئی ستارے و لاکھوں میں ایکستار بندہ نواز خواجہ  
دولوں جہاں میں اُس نے اعلیٰ مقام پایا و تم نے جسے ستورا بندہ نواز خواجہ  
سنتے ہیں سب کی آفا دیتے ہیں سب کے آفا و اپنا ہو یا پرلایا بندہ نواز خواجہ  
سائل تمہارے در سے لوٹانہ کوئی خالی و سب کو ملا اُٹالا بندہ نواز خواجہ  
آتے ہیں آپ فوراً امداد کرنے اُسکی و جس نے تمہیں یکا لاندہ نواز خواجہ  
نسبت سے اولیاء کی بنتے ہیں کام گہڑے و ایمان ہے تمہارا بندہ نواز خواجہ

نسبت ہے تم سے شاہا نسبت کی لاج رکھنا

نہا بد بھی ہے تمہارا بندہ نواز خواجہ

# ۴۵ حضرت شاہ میرال حسینی الحموی بغدادیؒ

دربار تمہارا شاہانہ شاہ میرال حسینی بغدادیؒ  
عالم ہے تمہارا دیوانہ شاہ میرال حسینی بغدادیؒ

جو ہوش گنوا کرتے ہیں وہ ہوش میں لائے جاتے ہیں  
ہے سب الگ یہ میخانہ شاہ میرال حسینی بغدادیؒ

ہے بھٹیر یہاں پرستوں کی ہر لبت ہے لغزہ اللہ صو  
کیا تم نے پلایا سپمانہ شاہ میرال حسینی بغدادیؒ

بغداد کی خوشبو آتی ہے اجمیر کی مستی پانا ہوں  
یہ راز ہے کیا کچھ سمجھانہ شاہ میرال حسینی بغدادیؒ

ہے پشت پہ تمہاری غوث پیا فیضان علی ہے عطا  
میں کیوں نہ کروں دل نذرانہ شاہ میرال حسینی بغدادیؒ

تقدیر سنو رہ جاتی ہے یہاں بے مانگے مرادیں ملتی ہیں  
ہو کیوں نہ زمانہ دیوانہ شاہ میرال حسینی بغدادیؒ

صدقہ وہ دینے والے کا اسکو بھی عطا کچھ ہو جائے  
نہاں بھی ہے کوئی دیوانہ شاہ میرال حسینی بغدادیؒ



# نذرانہ عقیدت حضرت سید خواجہ رحمۃ اللہ قادریؒ نائبِ رسولؐ

اتنی ہے بس دُعاؤںِ دلِ نائبِ رسولؐ  
کھل جائے میرے دل کی کلی نائبِ رسولؐ

ہو جائے کوئی فیضِ عطا غوثِ پاک کا  
کیجئے نظرِ ادھر بھی ولی نائبِ رسولؐ  
ہر سو مہکے تم سے ہر اک سمتِ روشنی  
تو رہی ہو بوسے علیؑ نائبِ رسولؐ

فیضانِ غوثِ ہے یہ عطاءِ رسولؐ ہے  
ہر گھر تمہاری باتِ جلی نائبِ رسولؐ  
سب کو ملا ہے فیض یہاں دِشگیر کا  
دیکھی تمہاری دیرِ دلی نائبِ رسولؐ

جس پہ بھی اک نگاہِ پُری وہ سنور گیا  
صدقے میں یوں بلائیں ٹہلی نائبِ رسولؐ  
زاد کو بھی یہ صدقے کوئی دے کے ٹال دو  
آیا ہوں میں تمہاری گلی نائبِ رسولؐ



# چراغِ دکن حضرت علامہ شاہ غلام احمد علی حسینی قادریؒ

پایا ہے بہت کچھ وہ دربارِ گلمیؒ سے  
جسکو بھی رہی نسبت سرکارِ گلمیؒ سے

قرآن کو سیکھا ہے عرفان کو جانا ہے  
ہر رازِ عیاں دیکھا گرفتارِ گلمیؒ سے

حقِ تہی کی ضرورت جو وہ چیز ملی اُس کو  
میں درد اُٹھایا بازارِ گلمیؒ سے

ما یوس کبھی اُس کو دیکھا نہ زمانے میں  
والبتہ رہا ہے جو دربارِ گلمیؒ سے

یہ اُن کا تقدس تھا یہ اُن کی مہربانی  
جو کچھ بھی ملا مجھ کو دربارِ گلمیؒ سے

اشعار کی صورت میں دیتا ہوں زمانے کو  
خوشبو جو ملی زاہد گلزارِ گلمیؒ سے



# سَلام بَحْضُورِ خَوَاجِہ ہندِ حَقِّقِ خَوَاجِہ مَعْبُورِ الدِّینِ حَبِشَتِی اَجْمِیْرِ

محبوبِ حق کے دلبرِ خواجہ سلام لیجے

اے دینِ حق کے رہبرِ خواجہ سلام لیجے

اے ہند کی زمیں سے ظلمت مٹانے والے

اے ہند کے پیغمبرِ خواجہ سلام لیجے

اے فاطمہؑ کے پیارے نورِ نظر علیؑ کے

اے وارثِ پیغمبرِ خواجہ سلام لیجے

دیکھا نہیں یہاں پہ ہم نے کسی ولی کو

تم سابلند و برترِ خواجہ سلام لیجے

مجھ جیسے بے کسوں کو اپنا بنانے والے

دانا غریب پروردِ خواجہ سلام لیجے

ہر آس میری ٹوٹی آنکھوں میں ہے نئی سی

غم کا ہے بوجھِ دل پر خواجہ سلام لیجے

چشمِ کرم سے دم میں بن جائے گالیقین

ابڑا میرا مقدرِ خواجہ سلام لیجے

یہ حال زارِ تابد پہنچے تمہارے درتکی

آیا ہوں آس لیکرِ خواجہ سلام لیجے

